لیتا ہے۔ ایسا انتشار دل و دماغ کو کند بنا دیتا ہے، اور چونکہ ان میں بصیرت نہیں رہ جاتی اس لیے افتادات وقت اور خوف سے نہایت اثر پذیر ہو جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ استفسار اور تحقیقات کی لگن سے، نہ کہ عوام کی محض نقل کرنے سے، جو ایک نہایت آسان امر ہے، ہم زندگی کی راہوں سے ایک نئے طرز سے واقف ہو جاتے ہیں۔

رہبرانِ دین، سیاسی لیڈر اور پیشوا، امیر غریب، یہ سب بڑی آسانی سے نوجوانوں کو ایک خاص طور پر سوچنے کا عادی بنا دیتے ہیں۔ لیکن صحیح قسم کی تعلیم سے نوجوانوں کو اس بات میں مدد ملنی چاہیے کہ وہ ایسے اثرات سے باخبر اور چوکنا رہیں تاکہ وہ طوطے کی طرح ان نعروں کی رٹ نہ لگائیں، اور نہ ہوا و ہوس کے دام میں پھنس جائیں، خواہ وہ جال اپنا یا کسی دوسرے کا بنایا ہوا ہو۔ ان کو چاہیے کہ کسی قسم کے اقتدار اور حکومت کو ہرگز اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ ان کے دل و دماغ کو معطل کر دیں۔ دوسرے کی تقلید سے چاہے وہ کتنا ہی بڑا انسان کیوں نہ ہو، یا کسی تسکین بخش خیالی معیار کی پیروی آنکھ بند کر کے کرنے سے کبھی بھی ایسی دنیا ساخت نہ ہو سکے گی جس میں امن و سلامتی ہو۔

اسکول یا کالج چھوڑنے پر ہم میں سے اکثر کتابوں کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور یہ سمجھ لیتے ہیں کہ جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ چکے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو آگے سوچتے ہیں اور برابر درس و مطالعہ کرتے

رہتے ہیں، اور دوسروں کی کہی ہوئی باتوں کو جذب کرنے میں ہر دم لگے رہتے ہیں، اور بعض کو تحصیل علم کی لت سی ہو جاتی ہے۔ جب تک تحصیل علم یا کسب ہنر کی پرستش، کامیابی اور حصول اقتدار کا ایک ذریعہ سمجھ لی جائے گی اس وقت تک لاگ ڈاٹ کی سنگدلی عداوت اور حصول رزق کی لگاتار جد و جہد لازمی طور پر جاری رہے گی۔ جب تک کامیابی ہماری منزل مقصود ہے ہم خوف سے بری نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ کامیابی کی تمنا کے ساتھ ساتھ ناکامی کا خوف لامحالہ دامن گیر رہتا ہے۔ اسی لیے نوجوانوں کو کامیابی کی پرستش ہرگز نہیں سکھانا چاہیے۔ اکثر لوگ کسی نہ کسی طرح کی کامیابی کی دھن میں لگے رہتے ہیں، خواہ وہ کھیل کود میں، یا کسی تجارت و کاروبار میں، یا سیاست کے میدان میں ہو۔ ہم سب سے اونچا رہنا چاہتے ہیں، چنانچہ ایسی زبردست خواہش سے خود ہمارے اندر اور نیز اپنے ہمسایوں سے برابر کھٹ پٹ اور خلش بنی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ مقابلہ و رقابت حسد، عداوت اور بالآخر جنگ ہوتا ہے۔

بوڑھے اور سن رسیدہ لوگوں کی طرح نوجوان بھی کامیابی اور تحفظ کے جویا بنے رہتے ہیں۔ چاہے وہ ابتدا میں غیر آسودہ رہے ہوں۔ لیکن معزز بن جانے کی ہوس انھیں جلد پیدا ہو جاتی ہے، اور پھر سوسائٹی سے انحراف کرنے میں ڈرنے لگتے ہیں۔ خواہشات کی دیواریں ان کو گھیر کر قید کر لیتی ہیں، پھر وہ دوسروں کے مطابق حکومت و اقتدار